تکفیری افکار اور کارناموں سے متعلق شیوخ الحدیث کانفرنس کا مجوزہ شرعی منشور

۱۷ / مئی ۲۰۱۵ء کو لاہور میں تنظیم اتحاد امت کے زیر اہتمام "شیوخ الحدیث کانفرنس" منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے آخر میں جو اعلامیہ جاری کیا گیا اسے "شرعی منشور" کا نام دیا گیا ہے۔ یہ منشور نہایت اہم نکات پر مشتمل ہے۔ اس میں دو سو سے زائد علماء نے متفقہ طور پر اعلان کیا ہے کہ خود کش حملہ کرنے اور کروانے والے جہنمی ہیں۔ فرقہ وارانہ قتل و غارت میں ملوث عناصر، فساد فی الارض کے مجرم ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ تحریک طالبان پاکستان، القاعدہ، داعش، بوکو حرام، الشباب اور ان جیسی دوسری نام نہاد جہادی تنظیموں کا فلسفۂ جہاد، گمراہ کن، طرز عمل غیر اسلامی اور فہم ناقص اور جہالت پر مبنی ہے۔ ان تنظیموں کا طریقۂ جہاد اسلامی جہاد کی شرطوں کے منافی ہے۔ اسلام فرقوں اور نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

یہ اجلاس اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل تھا کہ اس میں ۲۰۰ کے لگ بھگ مفتیان کرام شریک ہوئے اور انھوں نے عالم اسلام کو درپیش شدت پسندی کے مسائل کے بارے میں اپنا سنجیدہ اور مذہبی نقطۂ نظر واضح اور واشگاف الفاظ میں پیش کیا۔ اس منشور میں شدت پسندوں اور تشدد پیشہ افراد کی اسلام فہمی کے سلسلہ میں ناقص فہم کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مذہب کے نام کو استعمال کرنے والی شدت پسند تنظیموں کے حوالے سے یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے جسے عام طور پر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ اس سے پہلے بعض مذہبی جماعتوں اور ان کے راہنماؤں کے بیانات اور طرز عمل کی وجہ سے شدت پسندوں کا پورا چہرہ سامنے نہیں آسکا تھا، جس کی وجہ سے ایک بڑے طبقے میں گومگو کی کیفیت ایک عرصے تک موجود رہی، ان ایام کے اخبارات میں اس سلسلے میں اہم شخصیات کی تذبذب انگیز باتوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ان تنظیموں اور ان سے متاثر افراد کی طرف سے اسلام کا نام استعمال کرنے کی وجہ سے بعض گروہ اور افراد غلط فہمی کا شکار رہے ہیں اور بعض آج بھی ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بعض اسلام پسند گروہ، نظام اسلام کے حوالے سے اپنی ترجیحات کا درست طور پر تعین کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے بارے میں اپنے فہم اور اس سے ماخوذ نظام کی ترجیحات پر ان لوگوں کو از سر نو غور کرنا چاہیے۔ انھیں یہ سمجھنا چاہیے کہ معاشرے پر کسی قانون کا نافذ ہونا اور اس قانون کا سب کے لئے مساوی ہونا سب سے زیادہ اہم ہے۔ اسلام عدل اجتماعی اور انسانی خیر خواہی کی بنیاد پر معاشرے کو چلانے کا آرزو مند ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ شدت پسندوں کے اندر انسانی خیر خواہی کا عنصر مفقود ہے۔ اسلحے کی طاقت سے اپنا ایجنڈا آگے بڑھانے والے شدت پسند گروہوں اور ان سے متاثر اسلحہ نہ اٹھانے والے گروہوں کی فکری نہج ایک ہی ہے۔ یہی فکری نہج دوسرے گروہ کو پہلے گروہ کا ہمدرد بنا دیتی ہے۔ اس اعلامیے میں ایک اور اہم نکتے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ طالبان اور داعش جیسی انتہا پسند اور دہشت گرد تنظیموں کے فکری توڑ کے لئے شیوخ الحدیث وجملہ علمائے اسلام کو متحد ہونا پڑے گا۔

عالم اسلام کے بہت سے دانشور ایک عرصے سے اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ انفرادی فتووں سے بہت سی قباحتیں جنم لیتی ہیں۔ خاص طور پر ایسے فتوے جن کا تعلق انسانی معاشروں سے ہو اور جو انسانی معاشروں پر اثرانداز ہو سکتے ہوں۔ تکفیر و تفسیق کے فتوے معاشرے میں شدت پسندی، نفرت اور اختلافات کو ہوا دیتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ایسے فتوے فتنہ و فساد کا باعث بنتے ہیں، جسے مذکورہ منشور میں بجا طور پر "فساد فی الارض" قرار دیا گیا ہے، تاہم خودکشی ایک ناجائز اور غیر اسلامی عمل ہے۔ اس کے علاوہ، تفسیر بالرّای پر مبنی مفاہیم کے پیش نظر اسلامی مملکتوں پر حملہ کرنا خلاف اسلام ہے۔ ایسے میں اسلامی مملکتوں کی بہی خواہی اور ان کا تعاون ہر ایک کا فریضہ ہے تاہم ایسے خود سوز اور خودکش حملوں میں مارے جانے والے بے گناہ لوگ اور حفاظتی دستے شہید کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح مسلم اکثریت والے ممالک میں غیر مسلم اقلیتوں کے مقدس مقامات، عبادت گاہوں کو ضرر پہونچانا، نشانہ بنانا، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسلام ساری بشریت کو امن وسالمیت کا پیغام دیتا ہے۔ مزید یہ کہ اسلحوں کے بل پر قانون اسلامی پر عمل درآمد کرانا قرآن کریم کی کھلی خلاف ورزی ہے اور جو لوگ ترویج اسلام کے نام پر نفرت، ظلم وستم کو روا رکھتے ہیں ان کے لئے دین میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ تمام ایسے دہشت گرد گروپ جو بنام اسلام شدت پسندی اور دہشت گردی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اسلام کے چہرہ کو مسخ کرنے کی کوشش میں ہیں۔

شیوخ الحدیث کانفرنس کے منشور میں عالم اسلام کے بعض نہایت اہم مسائل کے بارے میں بھی نقطۂ نظر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ تمام اسلامی ممالک امریکہ نواز پالیسیاں ختم کریں، کیونکہ

امریکہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عرب اور خلیجی ممالک آپس میں لڑنے کے بجائے قبلۂ اول اور فلسطین کی آزادی کے لئے متحد ہو جائیں۔ سعودی حکومت، حجازِ مقدس کو امریکی فوج کے ناپاک وجود سے پاک کرے اور امریکی فوج کو سعودی عرب سے نکالا جائے، کیونکہ سعودی عرب میں امریکی فوجیوں کی موجودگی سے حرمین شریفین کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔ یمن کے بحران پر فریق بننے کے بجائے پارلیمنٹ کی قرارداد پر عمل کرتے ہوئے ثالث کا کردار ادا کیا جائے۔ مسلم ممالک، او آئی سی اور اقوام متحدہ یمن میں مکمل جنگ بندی کے لیے کوششیں تیز کریں۔

منشور کے اس حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیوخ الحدیث کانفرنس میں شریک اہل علم کے نقطۂ نظر سے مشرق وسطیٰ اور عالم اسلام میں موجودہ صورت حال کے پیچھے صہیونی ایجنڈا کارفرما ہے۔ جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمان فلسطین کے اہم ترین معاملے کو بھول جائیں اور ناجائز اسرائیلی ریاست سے صرف نظر کرتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے سے الجھے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منشور میں کہا گیا ہے کہ عرب اور خلیجی ممالک آپس میں لڑنے کے بجائے قبلہ اول اور فلسطین کی آزادی کے لئے متحد ہو جائیں۔

سعودی عرب کو بھی یہ مشورہ دیا جانا چاہیے کہ اس نے جو راستہ اختیار کیا ہے، اس کے نتیجے میں خود اس کی داخلی یکجہتی کو شدید خطرات لاحق ہوگئے ہیں، لہٰذا امن کا راستہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ غریب اور کمزور پڑوسی ممالک کے تمام گروہوں کو ایک ساتھ بٹھا کر یمن کی قومی یکجہتی کے لئے ایک سیاسی راہ حل کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔